احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 14 جنوری 2010ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 14 جنوری 2010ء 27 محرم 1431 ہجری 14 صلح 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 11

رویا کے ساتھ اسماء کا تعلق

حضرت مصلح موعودنے 27 دسمبر 1920ء کو جلسہ سالانہ کی تقریر میں فرمایا:۔

"پرسوں کی بات ہے کہ میں نے دیکھا کہ میں بیٹھا ہوا ہوں اور ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب جو میرے ماموں ہیں، وہ آئے ہیں۔ میں نے ایک لمبے تجربہ کے بعد یہ بات معلوم کی ہے کہ اسماء کے ساتھ رویا اور کشوف کا خاص تعلق ہوتا ہے اور مجھے جو خدا تعالیٰ سے قبولیت کا تعلق ہے، اس کے متعلق میں نے دیکھا کہ 98 فیصدی انہی کو دیکھتا ہوں۔ ان کا نام ہے ''اسماعیل'' جس کے معنی ہیں خدا نے سن لی۔ جب میں کوئی دعا کرتا ہوں تو یہی مجھے دکھائے جاتے ہیں۔"

﴿اصلاح نفس۔ انوار العلوم جلد 5 صفحہ 408﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

101۔ایک سوایک نشان۔ جب میں 1904ء میں کرم دین کے فوجداری مقدمہ کی وجہ سے جہلم میں جا رہا تھا تو راہ میں مجھے الہام ہوا ...... یعنی میں ہر ایک پہلو سے تجھے برکتیں دکھلاؤں گا۔ اور یہ الہام اُسی وقت تمام جماعت کو سُنا دیا گیا۔ بلکہ اخبار الحکم میں درج کر کے شائع کیا گیا اور یہ پیشگوئی اِس طرح پر پوری ہوئی کہ جب میں جہلم کے قریب پہنچا تو تخمیناً دس ہزار سے زیادہ آدمی ہوگا کہ وہ میری ملاقات کے لئے آیا اور تمام سڑک پر آدمی تھے اور ایسے انکسار کی حالت میں تھے کہ گویا سجدے کرتے تھے۔ اور پھر ضلع کی کچہری کے ارد گرد اس قدر لوگوں کا ہجوم تھا کہ حکام حیرت میں پڑ گئے۔ گیارہ 1100 سو آدمیوں نے بیعت کی اور قریباً دو سو 200 کے عورت بیعت کر کے اِس سلسلہ میں داخل ہوئی اور کرم دین کا مقدمہ جو میرے پر تھا خارج کیا گیا۔ اور بہت سے لوگوں نے ارادت اور انکسار سے نذرانے دئے اور تحفے پیش کئے اور اس طرح ہم ہر ایک طرف سے برکتوں سے مالا مال ہو کر قادیان میں واپس آئے اور خدا تعالیٰ نے نہایت صفائی سے وہ پیشگوئی پوری کی۔

102۔نشان۔ براہین احمدیہ میں ایک یہ پیشگوئی ہے...... دیکھو براہین احمدیہ صفحہ 490۔ (ترجمہ) خدا ہر ایک عیب سے پاک اور بہت برکتوں والا ہے وہ تیری بزرگی زیادہ کرے گا تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائیگا اور خدا اس خاندان کی بزرگی کی تجھ سے بنیاد ڈالے گا۔ یہ اُس وقت کی پیشگوئی ہے کہ جب کسی قسم کی عظمت میری طرف منسوب نہیں ہوتی تھی اور میں ایسے گمنام کی طرح تھا جو گویا دنیا میں نہیں تھا۔ اور وہ زمانہ جب یہ پیشگوئی کی گئی اُس پر اب قریباً تیس برس گذر گئے اب دیکھنا چاہئے کہ یہ پیشگوئی کس صفائی سے پوری ہوئی جو اس وقت ہزار ہا آدمی میری جماعت کے حلقہ میں داخل ہیں اور اس سے پہلے کون جانتا تھا کہ اس قدر میری عظمت دنیا میں پھیلے گی...... پھر اس پیشگوئی میں جس کثرتِ نسل کا وعدہ تھا اُس کی بنیاد بھی ڈالی گئی کیونکہ اس پیشگوئی کے بعد چار فرزند نرینہ اور ایک پوتا اور دو لڑکیاں میرے گھر میں پیدا ہوئیں جو اُس وقت موجود نہ تھیں۔

103۔ایک سوتین نشان۔ ایک دفعہ طاعون کے زور کے دنوں میں جب قادیان میں بھی طاعون تھی مولوی محمد علی صاحب ایم اے کو سخت بخار ہو گیا اور اُن کو ظن غالب ہو گیا کہ یہ طاعون ہے اور انہوں نے مرنے والوں کی طرح وصیّت کردی اور مفتی محمد صادق صاحب کو سب کچھ سمجھا دیا اور وہ میرے گھر کے ایک حصہ میں رہتے تھے جس گھر کی نسبت خدا تعالیٰ کا یہ الہام ہے۔ انّی احافظ ...... تب میں اُن کی عیادت کے لئے گیا اور اُن کو پریشان اور گھبراہٹ میں پاکر میں نے اُن کو کہا کہ اگر آپ کو طاعون ہوگئی ہے تو پھر میں جھوٹا ہوں اور میرا دعویٔ الہام غلط ہے یہ کہہ کر میں نے ان کی نبض پر ہاتھ لگایا۔ یہ عجیب نمونہ قدرت الٰہی دیکھا کہ ہاتھ لگانے کے ساتھ ہی ایسا بدن سرد پایا کہ تپ کا نام ونشان نہ تھا۔

﴿حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 263﴾

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2009ء

میں نصیحت کرتا ہوں کہ اگر آپ باقاعدگی کے ساتھ خطبات کو خود بھی سنیں اور اپنے بچوں کو بھی سمجھائیں۔

﴿حضرت خلیفۃ المسیح الرابع﴾

﴿ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ﴾

آرتھوپیڈک سرجن کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمود شرما صاحب آرتھوپیڈک سرجن سویڈن سے تشریف لا رہے ہیں۔ وہ مورخہ 16-17-18 جنوری 2010ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ ضرورت منداحباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور شعبہ پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروا لیں۔ اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ضرورت ہومیو ڈاکٹرز

مجلس نصرت جہاں کو ایسے مخلص ہومیو ڈاکٹرز کی ضرورت ہے جو افریقہ میں خدمت سرانجام دے سکیں۔ ایسے گریجوایٹ ہومیو ڈاکٹرز جو DHMS (یا اس سے زیادہ) اور B.A یا M.A کی ڈگری رکھتے ہوں اور انگریزی پر اچھا عبور ہو مجلس نصرت جہاں سے رابطہ کریں۔ فون نمبر: 047-6212967

Emal:majlsnusratjahan@yahoo.com

موبائل نمبر: 0332-7068497

﴿سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ﴾

تبصرہ

ادب المسیح

حضرت مسیح موعود کے تین زبانوں میں شعری کلام کے محاسن

مصنف: محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب
مطبع: پرنٹ ویل امرتسر (انڈیا)
ضخامت: 451 صفحات

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عربی، اردو اور فارسی زبانوں میں منفرد شان کا کلام پیش کرنے کی استعداد اور خوبی ودیعت کی گئی تھی۔ حضرت اقدس نے جو بھی نثری یا نظم کے رنگ میں بات بیان فرمائی ہے وہ فنافی اللہ ہو کر اور آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ کے عشق میں مخمور ہو کے کہی ہے۔ ان تینوں زبانوں میں آپ کا اسلوب بیان کلاسیکی ادب کے اسالیب سے بہت ارفع اور اعلیٰ ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب نے بہت عالمانہ انداز کے ساتھ اپنی اس تصنیف میں واضح کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے تینوں زبانوں کے شعری کلام کے موضوعات وہی ہیں جو قرآن کریم اور رسول کریم ﷺ کے فرمودات ہیں اس لئے پہلے ان کو پیش کیا گیا ہے اور پھر ان تینوں زبانوں کے اساتذہ فن کے شعری کلام سے موازنہ کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ کیا موضوعات اور کیا فن کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود کا کلام بہت بلند شان کا حامل ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زیر تبصرہ کتاب پر ادبی زبان میں پُراثر اور شاہکار تبصرہ ارشاد فرمایا ہے۔ حضور انور فرماتے ہیں، جوں جوں کتاب دیکھی گو جستہ جستہ ہی سہی لیکن جس شعر یا کلام پر بھی نظر پڑی اس نے توجہ تو کھینچنی ہی تھی کیونکہ یہ کلام ہی امام الزمان کا ہے لیکن ساتھ ہی آپ کے لئے بھی دعا نکلتی ہے کہ اس کو اس صورت میں یکجا کر کے اس خوبصورت کلام کا جو گلدستہ بنانے کی کوشش کی ہے۔ یہ احمدی ادبی اور علمی حلقوں میں تو یقیناً قدر کی نگاہ سے دیکھی جائے گی ہی لیکن مجھے امید ہے غیر بھی دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہ رہے گا یہ گلدستہ جو آپ نے بنایا ہے پورے چمن کو تو نہیں دکھا سکتا لیکن ہر صاحب ذوق کو اپنی اپنی علمی، ادبی، ذوقی اور روحانی حالت کے مطابق اس چمن کے حسن اور خوبصورتی کا تصور قائم کرنے میں مدد دے سکتا ہے اور پھر مجھے یقین ہے کہ ایک پاک دل اس چمن کی سیر کرنے کی کوشش کرے گا۔

گو دیر سے ہی سہی لیکن دو علمی، ادبی اور روحانی شاہکاروں کا مجموعہ پیش کر کے آپ نے جماعتی لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہتر جزا دے۔ آپ کی عمر و صحت میں برکت ڈالے۔ آمین

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ساڑھے چار صد سے زائد صفحات کی اس کتاب کو 26 ابواب میں تصنیف کیا ہے، ہر باب سے ان کے حضرت اقدس کے کلام سے محبت کے اٹوٹ رشتہ کی عکاسی ہوتی ہے اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے علوم ادبیہ کے حصول اور ان تینوں زبانوں کے سرمایہ ادب کا خوب گہرائی سے مطالعہ کیا ہے اور حضرت اقدس کے موضوعات شعر کو بڑی تفصیل سے بیان کر کے اپنی مہارت کا ثبوت دیا ہے۔ اس کتاب کی تصنیف کا مشکل کام سرانجام دے کر مصنف نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ آپ کو حضرت مسیح موعود کے محاسن کلام کی پہچان کا مقدور بھر شعور حاصل ہے اور آپ نے پیش لفظ میں بالکل صحیح بیان کیا ہے کہ یہ کوشش ایک علمی شاہکار کے طور پر نہیں کی جا رہی ہے۔ یہ ایک اظہار محبت ہے جو خاکسار کو حضرت مسیح موعود کے ادب عالیہ سے ہے۔

یہ تصنیف اپنی قسم اور موضوع کے لحاظ سے ایک گرانقدر علمی شاہکار ہے، اس کے اشاعت پذیر ہونے اور منظر عام پر آنے کے بعد ہر خاص و عام کے لئے قیمتی تحفہ اور جماعتی لٹریچر میں مفید اضافہ ہے اور یہ تحفہ احباب کے لئے کم قیمت نہیں بلکہ بیش قیمت ہے۔

مصنف نے حضرت مسیح موعود کے موضوعات شعر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ کے شعری موضوعات کی جان اور روح رواں واحد خدا کی محبت کا قیام اور ابلاغ رسالت ہے اور یہ ایک ایسا نقطہ مرکزی اور محور ہے جس کے گرد آپ حضرت کے تمام شعری موضوعات طواف کرتے ہیں۔

اس کتاب کو پڑھتے چلے جانے سے یہ بات عیاں ہے کہ حضرت مسیح موعود کے تینوں زبانوں میں شعری کلام سے محبت اور دلچسپی میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کتاب کو جلد از جلد ایک ہی نشست میں مکمل کرنے کی طرف دل مائل ہوتا ہے۔ چند ابواب کے عناوین کچھ یوں ہیں۔ آسمانی اور زمینی ادب کے محرکات، حضرت اقدس کے موضوعات شعر، حضرت اقدس کے ادب کے علائم و رموز، حضرت اقدس کا ادب ایک منفرد مکتب ادب ہے۔ حمد و ثناء باری تعالیٰ، نعت رسول اکرم ﷺ، مدحت و ترغیب دین، مدحت قرآن، مدح صحابہ کرام، محبت الٰہی، تقویٰ، عاجزی اور خاکساری، دنیا سے بے رغبتی، مناجات، دعا، حضرت اقدس کا روحانی منصب اور مقام وغیرہ۔ کتاب کے آخر پر اس میں آنے والی آیات قرآنیہ کا انڈیکس بھی دیا گیا ہے۔

کتاب ہذا میں حضرت مسیح موعود کے شعری ادب کے محاسن کو خوب بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس کاوش کو منظور فرمائے اور احباب کرام کو استفادہ کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

ایف شمس

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

18 جنوری 2010ء

1-45 am	جلسہ سالانہ قادیان 2007ء
2-40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جنوری 2010ء
3-50 am	کامیاب کہانیاں
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-30 am	تلاوت
5-40 am	یسرنا القرآن
6-00 am	بین لاقوامی جماعتی خبریں
6-35 am	لقاء مع العرب
7-40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جنوری 2010ء
8-40 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
9-15 am	دورہ حضور انور
10-15 am	سوال و جواب
11-05 am	تلاوت، درس حدیث اور بین الاقوامی جماعتی خبریں
12-05 pm	گلشن وقف نو
1-05 pm	فرنچ کلاس
1-30 pm	خلافت جوبلی کوئیز
1-50 pm	فرنچ سروس
3-05 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
5-00 pm	تلاوت، بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-00 pm	بنگلہ پروگرام
7-00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 26 دسمبر 2008ء
7-55 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
8-55 pm	راہ ھدیٰ
10-25 pm	جلسہ سالانہ ہالینڈ 2006ء
11-10 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

19 جنوری 2010ء

12-30 am	لقاء مع العرب
1-40 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-10 am	گلشن وقف نو
3-25 am	راہ ھدیٰ
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-20 am	تلاوت، درس حدیث، سائنس اور میڈیسن ریویو
6-10 am	فرنچ کلاس
6-35 am	لقاء مع العرب
7-40 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
7-55 am	فرنچ سروس
8-55 am	جلسہ سالانہ ہالینڈ 2006ء
9-45 am	جماعت احمدیہ کا تعارف
11-00 am	تلاوت، درس ملفوظات، سائنس اور میڈیسن ریویو
12-00 pm	گلشن وقف نو
1-00 pm	سوال و جواب
2-00 pm	حضرت خلیفۃ المسیح الاول
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	سندھی سروس
5-10 pm	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-10 pm	یسرنا القرآن
6-55 pm	بنگلہ پروگرام
7-35 pm	لجنہ اماء اللہ اجتماع
8-25 pm	گلشن وقف نو
9-15 pm	خبرنامہ
9-30 pm	سوال و جواب
10-15 pm	یسرنا القرآن
10-40 pm	تاریخی حقائق
11-10 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

20 جنوری 2010ء

12-35 am	عربی سروس
1-30 am	سائنس اور میڈیسن ریویو
2-05 am	گلشن وقف نو
3-00 am	لجنہ اماء اللہ اجتماع
3-45 am	انتخاب سخن 24 اکتوبر 2009ء
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-30 am	تلاوت
5-35 am	یسرنا القرآن
6-15 am	لقاء مع العرب
7-30 am	عربی سیکھئے
8-00 am	خبرنامہ
8-30 am	سوال و جواب
9-15 am	حضرت خلیفۃ المسیح الاول
10-10 am	لجنہ اماء اللہ اجتماع 2005ء
11-05 am	تلاوت اور سیرت النبی ﷺ
11-35 am	کالنگ آل لکس
11-55 am	گلشن وقف نو
1-15 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
2-00 pm	سوال و جواب
2-50 pm	انڈونیشین سروس

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ • مطبع: ضیاء الاسلام پریس • مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) • قیمت 5 روپے

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے کہ وہ کوئے صنم کا راہنما ہے

محسن انسانیت اور رحمۃ للعالمین کا ہر کوئی مدح سرا ہے

رسول کریم ﷺ کو دانشوروں اور مفکرین کا بہترین خراج عقیدت

مرتبہ: مکرم محمد طارق محمود صاحب مربی سلسلہ

خدا تعالیٰ نے جب سے دنیا تخلیق فرمائی ہے۔ اربوں انسان پیدا ہو کر راہی ملک عدم ہو چکے ہیں۔ ان میں عام انسان بھی تھے۔ خاص بھی تھے۔ چھوٹے بھی تھے بڑے بھی۔ کمزور بھی تھے طاقتور بھی۔ رعایا اور بادشاہ بھی تھے، بزرگ اولیاء، فلسفی، شاعر اور انبیاء بھی تھے۔

لیکن خدا تعالیٰ کے بعد سب سے عظیم ہستی کا نام نامی حضرت اقدس محمد مصطفےٰ ﷺ ہے۔ جس کا نام رہتی دنیا تک عزت سے یاد کیا جائے گا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اُس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دُنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دُنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اِس لئے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مُرادیں اُس کی زندگی میں اُس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اُس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذُرّیّتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کُنجی اُس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اُس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اِسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اِسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نُور سے ملی“۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 118)

اپنے آقا و مطاع کے لئے تعریفی کلمات بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو۔ وہ ملایک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔“

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 160)

اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیاری شخصیت کے لئے عزت کا اظہار کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو برے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ہیں۔ ان سے ہم کیونکر صلح کریں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔

(پیغام صلح روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 459)

شہنشاہ فرانس نپولین محسن انسانیت کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات ایک مرکز ثقل تھی جس کی طرف لوگ کھنچے چلے آتے تھے۔ ان کی تعلیمات نے لوگوں کو اپنا مطیع و گرویدہ بنا لیا اور ایک گروہ پیدا ہو گیا۔ جس نے چند ہی سال میں اسلام کا غلغلہ نصف (معلوم) دنیا میں بلند کر دیا۔ اسلام کے ان پیروؤں نے دنیا کو جھوٹے خداؤں سے چھڑا لیا۔ انہوں نے بت سرنگوں کر دئے۔ موسیٰ ؑ و عیسیٰ ؑ کے پیروؤں نے 15 سو سال میں کفر کی نشانیاں اتنی منہدم نہ کی تھیں جتنی ان متبعین اسلام نے صرف پندرہ سال میں کر دیں۔ حقیقت یہ ہے کہ محمدؐ کی ہستی بہت ہی بڑی تھی۔

(پیغمبر اسلام غیروں کی نظر میں ص 80)

سر ولیم میور رسول اللہ ﷺ کی پرہیزگاری اور خدا ترسی کو بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

”حضرت محمد ﷺ کی صداقت ثابت کرنے کے لئے بے شمار شواہد موجود ہیں، ان میں سب بڑا ثبوت میرے نزدیک یہ ہے کہ جن لوگوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا وہ سب کے سب راست باز افراد تھے جو آپؐ کے محرم راز، دوست اور افراد خاندان تھے اور آپؐ کی پرائیویٹ زندگی سے کامل آگاہی رکھتے تھے۔ میں بیشک یہ تسلیم کرتا ہوں کہ آپؐ کے مذہب اسلام میں پرہیزگاری اور خدا ترسی اتنے کامل درجہ پر ہے جو دیگر مذاہب میں ہرگز نہیں پائی جاتی۔ میں اس امر کا بھی برملا اعتراف کرتا ہوں کہ اخلاق انسان کی ترقی کا باعث صرف اسلام ہی تھا۔

مائیکل ہارٹ ممتاز امریکی ادیب و مصنف نے عالمی عہد ساز شخصیات پر ایک کتاب تاریخ انسانی کی سو عہد ساز شخصیتوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”دنیا میں جتنے لوگوں نے انقلابی کارنامے انجام دیئے وہ کارنامے ان کے بغیر بھی رونما ہو سکتے تھے۔ مگر حضرت محمدؐ نہ ہوتے تو اتنا عظیم کارنامہ کبھی انجام نہیں پا سکتا تھا۔“ (پیغمبر اسلام غیروں کی نظر میں ص 70)

پیغمبر آخر الزمان حضرت اقدس محمد مصطفےٰ ﷺ کی عہد ساز شخصیت کے بارہ میں ممتاز امریکی ادیب اور مصنف مائیکل ہارٹ اپنے تاثرات کا اظہار کر کے لکھتے ہیں۔

”میں نے دنیا کی عظیم شخصیات پر قلم اٹھانے کا تہیہ کیا تو سب سے اہم مسئلہ یہ سامنے آیا کہ میں آغاز کہاں سے کروں اور کس شخصیت کو سرفہرست رکھوں اور کیوں؟ چنانچہ میں نے حضرت محمدؐ کے تذکرہ سے اپنی اس تصنیف کا آغاز کیا۔ ممکن ہے کہ میرے احباب کو اس پر حیرت ہو اور کچھ کو اعتراض بھی ہو لیکن ان پر یہ حقیقت واضح رہنی چاہیئے کہ حضرت محمدؐ تاریخ عالم میں واحد ہستی ہیں جو مذہبی اور دنیاوی، دونوں محاذوں پر کامیاب و کامران رہے۔ انہوں نے نہایت عاجزانہ طور پر اپنی مساعی کا آغاز کیا لیکن نہایت مؤثر سیاسی اور مذہبی قائد ثابت ہوئے۔“

(پیغمبر اسلام غیروں کی نظر میں ص 73)

ہر زمانہ اور ہر جگہ، ہر بڑے اور ہر چھوٹے، ہر امیر اور ہر غریب، رعایا اور حاکم، بادشاہ اور محکوم افراد، دشمن اور دوست، باپ اور بحیثیت خاوند غرضیکہ ہر ایک کے لئے آپؐ کے اسوہ حسنہ کا اتباع سعادت سے کم نہیں۔ رسول اللہ ﷺ پر فرشتے درود بھیجتے۔ ان کے اخلاق و کردار کی عظمت کے ترانے گاتے ان کے پیغام صداقت کو اپنے لئے عزت و تکریم کا باعث سمجھتے۔ وہ شخصیت جنہیں مکہ کے تمام مرد، عورتیں اور بچے 'امین' کے نام سے شناخت کرتے تھے۔ انہیں قابل اعتماد اور قابل بھروسہ سمجھتے۔ معاشرہ میں سب سے زیادہ معزز اور شریف بچپن سے جوانی تک اعلیٰ اخلاق کے مالک۔ بے داغ زندگی والی شخصیت۔ اعلیٰ درجہ کا نور جس نے حیوانوں سے انسان انسانوں کو باخدا انسان اور باخدا انسانوں کو خدا نما بنا دیا۔

یہ وہی وجود مبارک تھا۔ جس کے لئے ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی نیا عہد نامہ اور پرانا عہد نامہ بھی جن کی حمد کے گیت گاتا ہے۔ وید ہوں یا پران کوئی مذہبی کتاب ہو یا رسالہ ان کے نام کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ عالمی تاریخ کے رخ کا دھارا موڑنے والے، نظریاتی دنیا میں تلاطم پیدا کرنے والے، فکری اور عملی زندگی۔ جنگوں کے خاتمے امن و آشتی کی پینگیں بڑھانے۔ علم و حکمت، فنون اور ثقافت کی ترویج کرنے والی دنیا کی عظیم شخصیات کا سرخیل محبوب کبریاء۔ جمعہ 8 مئی 1940ء لیکچر نمبر 2 میں کارلائل حضرت مصطفےٰ ﷺ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

”یورپ کے شمالی علاقوں سویڈن، ڈنمارک اور ناروے وغیرہ میں جب جہالت، ناشائستگی، بت پرستی و شرک اور لامذہبیت کا دور دورہ تھا اور انسان، بے سمت و بے لگام زندگی بسر کر رہے تھے۔ عرب ممالک میں اسی دور میں مذہب کی روشنی پھوٹ رہی تھی۔ اس سے میری مراد مسلمانوں کے پیغمبر برحق کی بعثت سے ہے۔ یورپ کی اس بے خدا تہذیب کے پس منظر میں دنیائے عرب میں ظہور اسلام کے زمانہ کے حالات پر نظر ڈالیں تو آپ کو ایک بہت بڑی تبدیلی و تغیر کا احساس ہو گا۔ یہ کوئی معمولی واقعہ نہ تھا بلکہ ایک نئے دور کا آغاز تھا۔ جس نے بنی نوع انسان کے حالات و خیالات میں ایک انقلاب عظیم برپا کر دیا تھا اور جس کی بدولت انسان، سوچ کی نئی رفعتوں سے روشناس ہو گیا تھا۔

اس انقلاب کو برپا کرنے والی شخصیت حضرت محمد ﷺ تھے جو ایک مذہبی ہیرو کی حیثیت سے ظہور پذیر ہوئے ان کا یہ دعویٰ نہ تھا کہ وہ خدا ہیں اور نہ ہی ان کے پیروکاروں نے انہیں خدائی کا درجہ دیا تھا۔

(پیغمبر اسلام غیر مسلموں کی نظر میں)

مکرم اسرار الحق صاحب اپنی تصنیف ”اسلام اور مغرب کا تصادم“ کے صفحہ 34 پر ”تھامس کارلائل“ کا حوالہ دیتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ انہوں نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ سے اپنی عقیدت کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔

سچائی کے پیکر محمدؐ ایک ایسی شخصیت تھے جس نے دنیا کو (اپنے وجود سے) منور کیا اور وہ انہیں ایک ہیرو پیغمبرؐ تصور کرتا ہے۔

(اسلام اور مغرب کا تصادم ص 34)

تھامس کارلائل صاحب اپنے دوسرے لیکچر میں تحریر کرتے ہیں۔

اس ارض خاکی پر انسان کی زندگی کا مقصد کیا ہے (حضرت) محمد (ﷺ) نے اس سوال کا جواب ایسے طریقے سے دیا ہے کہ اس پر ہمارے بعض مسیحی علماء کو

شرم آجانی چاہئے انہوں نے بینتھم (Bentham) اور ولیم پیلے (William Paley) کی طرح نیکی اور بدی، نفع ونقصان کے تصورات کی جمع وتفریق کا حساب نہیں لگایا۔ انہوں نے یہ اعلان کیا ہے کہ نیکی ہر حالت میں کرنے کا کام ہے اور بدی سے بہر صورت اجتناب کرنے کی ضرورت ہے۔

نیکی دائمی زندگی کا پیغام ہے اور بدی دائمی موت اور برے انجام کا۔ ان دونوں میں محض اچھے اور برے کا فرق نہیں بلکہ جنت اور دوزخ کا فرق ہے۔ تم انہیں ناپ نہیں سکتے۔ کیونکہ ان میں کوئی مشترک پیمانہ نہیں۔ ایک انسان کے حق میں ابدی حیات ہے اور دوسری دوامی موت ہے............ عظیم انسان ہمیشہ ایک برقِ آسمانی ہوتا ہے۔ جو دنیا بھر کے دیگر انسانوں کو اپنی آمد کے منتظر پاتا ہے اور وہ انہیں اپنے ساتھ ملا کر ایک شعلہ جوالا بن جاتا ہے۔''

(پیغمبر اسلام غیر مسلموں کی نظر میں۔ صفحہ 65 تا 67)

نپولین لکھتا ہے۔ کہ محمدؐ اس وقت آئے جب انبیاء کی تعلیمات کو دنیا نے بالکل نظر انداز کر دیا تھا۔ انہوں نے دنیا کو نئے سرے سے مقام کبریا یاد دلایا اور بتایا کہ خدا نہ کسی سے پیدا ہوا، نہ کوئی اس کا فرزند ہے اور نہ کوئی ''دوسرا'' قابل پرستش ہے اور یہ تثلیث (Trinity) ہی ہے جس نے بت پرستی کو جنم دیا ہے۔''

(پیغمبر اسلام غیر مسلموں کی نظر میں ص 18)

کار لائل حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی صداقت کا ذکر ان الفاظ میں کرتا ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ اس مذہب کی عمارت جھوٹ پر کھڑی کی گئی ہے میں کہتا ہوں کہ جھوٹا آدمی اینٹوں کی معمولی سی عمارت بھی تیار نہیں کر سکتا چہ جائیکہ وہ ایک مذہب کا بانی ہو اور جس نے ایک تہذیب کی بنیاد رکھی ہو۔ معمولی عقل کا آدمی بھی یہ بات سمجھ سکتا ہے کہ اینٹوں اور چونے کا مکان اس وقت تک نہیں بن سکتا جب تک تعمیر کرنے والے شخص کو مٹی چونے اور اس کام میں استعمال ہونے والی اشیاء کے خواص کا علم نہ ہو۔ ایسے شخص کا بنایا ہوا مکان، مکان نہیں بلکہ مٹی کا ایک ڈھیر ہوگا۔ جو دھڑام سے نیچے آگرے گا۔ ایسا مکان بارہ صدیوں تک قائم نہیں رہ سکتا تھا اور نہ ہی اس میں اٹھارہ کروڑ انسان سما سکتے تھے۔

(پیغمبر اسلام غیر مسلموں کی نظر میں صفحہ 30)

وہ مزید آپ کی مدح میں تحریر کرتا ہے:۔

''(حضرت) محمدؐ کے متعلق آپ کچھ بھی کہیں لیکن آپ یہ بات قطعاً نہیں کہہ سکتے کہ وہ نفسانی خواہشات رکھتے تھے۔ اگر کوئی شخص ایسا کہتا ہے تو وہ سخت غلطی پر ہے............، میں کہتا ہوں دنیاوی خواہشات نام کی کوئی چیز ان میں نہیں پائی جاتی تھی۔ ان کے گھر کا ماحول نہایت سادہ تھا، کھانے میں جو کی روٹی اور صرف پانی تھا۔ بعض اوقات مہینوں ان کے چولھے میں آگ تک نہیں جلتی تھی............ اگر محمدؐ کا کردار بلند نہ ہوتا تو ان کی قوم ان کو اس طرح دل و جان سے نہ چاہتی............ ان کی قوم نے قریب سے ان کا مشاہدہ کیا............ ان کا تئیس سالہ دور نبوت ایک ہیرو کی تمام صفات اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔'' (پیغمبر اسلام غیر مسلموں کی نظر میں ص 61)

انہوں نے جو سادہ اور غیر مرصع پیغام دیا وہ برحق تھا۔ وہ پردہ غیب (Unknowndeep) سے ابھرنے والی، حیران کن آواز تھی۔ ان کا نہ کوئی قول جھوٹ نکلا اور نہ کوئی فعل غلط ثابت ہوا۔ ان کی کوئی گفتگو نہ بے معنی تھی اور نہ ان جیسی کوئی مثال پہلے موجود تھی۔ وہ زندگی کا ایک روشن جلوہ تھا جو سینہ فطرت سے اس لئے ظہور پذیر ہوا کہ دنیا کو منور کر ڈالے کیونکہ اس کائنات کا خالق، اس کے ذریعہ دنیا کو اندھیروں سے نجات دلانا چاہتا تھا۔ وہ پیغام سرمدی لے کر آئے تھے اس کی اہمیت وعظمت اپنی جگہ قائم ہے۔ اسے پہنچانے والوں کی لغزشیں اور کوتاہیاں اس حقیقت کو نہیں جھٹلا سکتیں۔ حضرت محمد (ﷺ) پر ایسا کوئی الزام ثابت نہیں کیا جاسکا۔

(پیغمبر اسلام غیر مسلموں کی نظر میں صفحہ 33)

''اس عظیم پیغمبر کے آخری الفاظ ایک دعا ہے۔ کانپتے ہونٹوں کے ساتھ بیم درجا میں ڈوبا ہوا دل، اپنے خالق کے حضور کس طرح عجز وانکسار کا اظہار کر رہا تھا۔ محمدؐ کے مذہب نے انہیں بگاڑا نہیں بلکہ سنوارا ہے۔ ان کی زندگی انسانی رفعت وعظمت کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔''

(پیغمبر اسلام غیر مسلموں کی نظر میں صفحہ 61-62)

''کہا جاتا ہے کہ آپؐ میں ابتداء ہی سے غور و فکر کی عادت تھی۔ احباب اور ہم عمر نوجوان آپ کو ''الامین'' کہہ کر پکارتے تھے کیونکہ آپؐ کا ہر قول و فعل صداقت اور دیانت کا مظہر ہوتا تھا۔ آپؐ کی ہر بات پُر مغز اور پُر معنی ہوتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ کم سخن تھے اور بلا ضرورت کوئی بات نہ کرتے تھے۔ آپؐ کی گفتگو میں تدبر اور حکمت کی جھلک دکھائی دیتی تھی............ لوگ ساری عمر آپؐ کو سنجیدہ، شفیق، راست باز اور راست گفتار سمجھتے رہے آپؐ متین فکر، متواضع، ملنسار اور خوش طبع تھے۔ آپؐ کے چہرہ مبارک پر ہر وقت مسکراہٹ بکھری رہتی تھی۔ بعض لوگوں کے چہروں پر تصنع اور ریاکاری کی جو مسکراہٹ موجود ہوتی ہے، آپؐ ایسے تصنع سے کوسوں دور تھے۔ آپؐ صاحب جمال تھے۔ آپؐ کے حسین چہرے سے ذہانت، ذکاوت اور دیانت کا رنگ جھلکتا تھا۔''

(پیغمبر اسلام غیر مسلموں کی نظر میں صفحہ 42)

(حضرت) محمد (ﷺ) کی ذاتی زندگی کا جائزہ لیتے ہوئے ہمیں یاد رکھنا ہوگا کہ ان کا تئیس سالہ دور انتہائی کشمکش میں گزرا............ حالات نے انہیں کبھی چین نہیں لینے دیا۔ جب کبھی انہوں نے کوئی فیصلہ کیا تو ان کو الہام محسوس ہوا جو جبرئیل کے ذریعہ موصول ہوا، .... محمدؐ کی زندگی ایک بہت بڑی سچائی اور بہت بڑی حقیقت تھی۔

(پیغمبر اسلام غیر مسلموں کی نظر میں صفحہ 57)

برطانیہ کے مشہور ادیب تھامس کارلائل (1795ء۔1881ء) لکھتے ہیں۔

''اہل عرب کے لئے یہ انقلاب ایک نئی زندگی تھی۔ جو انہیں تاریکی سے نور کی طرف لے آئی تھی۔ عرب اس کے ذریعہ سے پہلی دفعہ زندہ ہوا۔ ایک ایسی قوم جو ابتدائے آفرینش سے گمنامی کے عالم میں ریوڑ چراتی پھرتی تھی۔ ان کی طرف ایک رسول آیا جو اپنے ساتھ ایک ایسا پیغام لایا اور جس پر وہ قوم ایمان لے آئی، وہ دیکھو، وہی گمنام چرواہے دنیا کی ممتاز ترین قوم بن گئے۔ وہ حقیر قوم ایک عظیم الشان ملت میں تبدیل ہو گئی۔ ایک صدی کے اندر اندر عرب ایک طرف غرناطہ اور دوسری طرف دہلی تک چھا گئے۔ اس کے بعد سینکڑوں برس ہو چکے ہیں۔ یہ اسی شان وشوکت اور درخشندگی وتابندگی سے کرۂ ارض کے ایک عظیم حصے پر مسلط ہیں۔ میں نے کہا کہ عظیم انسان ہمیشہ آسمان سے شعلہ نور بن کر اترتا ہے۔ نوع انسانی خشک نیستاں کی طرح اس شرارہ کے انتظار میں تھی وہ شرارہ اس بطل جلیل کی صورت میں آسمان سے آیا اور تمام نوع انسانی کو شعلہ صفت بنا دیا۔''

(On Heroes Heroicin His Tory by. T. Carlyb P87)

جب برنارڈ شا (Bernard Shaw) کو ایک ایسی ہستی کی تلاش ہوئی جو موجودہ دور کے بحران سے دنیا کو نجات دلائے تو اسے رسول اللہؐ کے علاوہ کوئی ہستی نظر نہ آئی۔

میکائل ہارٹ (Michal Hart) یہ کہے بغیر نہ رہ سکا ''تاریخ میں محمدؐ وہ واحد فرد تھے جو مذہبی اور سیکولر دونوں سطح پر انتہائی کامیاب تھے۔ یہ حقائق اور مذہب کا غیر متوازی، عدیم المثال امتزاج تھا جس نے حضرت محمد ﷺ کو پوری انسانی تاریخ میں سب سے زیادہ اثر انداز ہونے والی شخصیت بنایا ہے۔''

(اسلام اور مغرب کا تصادم صفحہ 34)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

اس نور کی مثال (فرد کامل میں جو پیغمبر ہے) یہ ہے جیسے ایک طاق (یعنے سینہ مشروح حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم) اور طاق میں ایک چراغ (یعنے وحی اللہ) اور چراغ ایک شیشہ کی قندیل میں جو نہایت مصفّٰی ہے۔ (یعنے نہایت پاک اور مقدس دل میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل ہے جو کہ اپنی اصل فطرت میں شیشہ سفید اور صافی کی طرح ہر یک طور کی کثافت اور کدورت سے منزہ اور مطہر ہے اور تعلقات ماسوی اللہ سے بکلی پاک ہے) اور شیشہ ایسا صاف کہ گویا ان ستاروں میں سے ایک عظیم النور ستارہ ہے جو کہ آسمان پر بڑی آب وتاب کے ساتھ چمکتے ہوئے نکلتے ہیں جن کو کوکب دُرّی کہتے ہیں (یعنے حضرت خاتم الانبیاء کا دل ایسا صاف کہ کوکب دُرّی کی طرح نہایت منور اور درخشندہ جس کی اندرونی روشنی اس کے بیرونی قالب پر پانی کی طرح بہتی ہوئی نظر آتی ہے) وہ چراغ زیتون کے شجرۂ مبارکہ سے (یعنی زیتون کے روغن سے) روشن کیا گیا ہے (شجرۂ مبارکہ زیتون سے مراد وجود مبارک محمدی ہے کہ جو بوجہ نہایت جامعیت و کمال انواع واقسام کی برکتوں کا مجموعہ ہے جس کا فیض کسی جہت ومکان وزمان سے مخصوص نہیں۔ بلکہ تمام لوگوں کے لئے عام علی السبیل الدوام ہے اور ہمیشہ جاری ہے کبھی منقطع نہیں ہوگا) اور شجرۂ مبارکہ نہ شرقی ہے نہ غربی (یعنے طینت پاک محمدیؐ میں نہ افراط ہے نہ تفریط۔ بلکہ نہایت توسط واعتدال پر واقع ہے اور احسن تقویم پر مخلوق ہے اور یہ جو فرمایا کہ اس شجرۂ مبارکہ کے روغن سے جو چراغ وحی روشن کیا گیا ہے۔ سو روغن سے مراد عقل لطیف نورانی محمدی مع جمیع اخلاق فاضلہ فطرتیہ ہے جو اس عقل کامل کے چشمۂ صافی سے پروردہ ہیں اور وحی کا چراغ لطائف محمدیہ سے روشن ہونا ان معنوں کر کے ہے۔ کہ ان لطائف قابلہ پر وحی کا فیضان ہوا۔ اور ظہور کا موجب وہی ٹھہرے۔ اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ فیضان وحی ان لطائف محمدیہ کے مطابق ہوا۔ اور انہیں اعتدالات کے مناسب حال ظہور میں آیا کہ جو طینت محمدیہ میں موجود تھی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ ہر یک وحی نبی منزل علیہ کی فطرت کے موافق نازل ہوتی ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مزاج میں جلال اور غضب تھا۔ توریت بھی موسوی فطرت کے موافق ایک جلالی شریعت نازل ہوئی۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے مزاج میں حلم اور نرمی تھی۔ سو انجیل کی تعلیم بھی حلیم اور نرمی پر مشتمل ہے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج بغایت درجہ وضع استقامت پر واقع تھا نہ ہر جگہ حلم پسند تھا اور نہ ہر مقام غضب مرغوب خاطر تھا۔ بلکہ حکیمانہ طور پر رعایت محل اور موقعہ کی ملحوظ طبیعت مبارک تھی۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 192)

ہندو شعرا کا نذرانہ عقیدت

ہندو شاعر جگن ناتھ آزاد درمدح سید کونین ﷺ لکھتے ہیں۔

سلام اس ذات اقدس پر، سلام اس فخر دوراں پر
ہزاروں جس کے احسانات ہیں دنیائے امکاں پر
سلام اس پر جو حامی بن کے آیا غم نصیبوں کا
رہا جو بیکسوں کا آسرا مشفق غریبوں کا
سلام اس پر جو آیا رحمۃ للعالمین بن کر
پیام دوست لے کر صادق الوعد و امین بن کر
سلام اُس پر کہ جس کے نور سے پُر نور ہے دنیا
سلام اُس پر کہ جس کے نطق سے مسحور ہے دنیا
سلام اس پر جلائی شمعِ عرفاں جس نے سینوں میں
کیا حق کے لئے بے تاب سجدوں کو جبینوں میں
سلام اُس پر کہ جس نے ظلم سہہ سہہ کر دعائیں دیں
وہ جس نے کھائے پتھر، گالیاں، اس پر دعائیں دیں

(مجلّہ علیگ راولپنڈی صفحہ 445-446)

لالہ چھنومل نافذ دہلوی تلمیذ بیخود دہلوی ''گلشن بطحا'' کے نام سے یوں مدح سرائی کرتے ہیں۔

ہجر احمد میں ہوا ہوں اس قدر گریہ کناں
نوحؑ کے طوفان کا عالم ہر اک آنسو میں ہے
جسم و جان جلتے ہیں فرقت میں نبیؐ کی رات دن
دل نہیں، آتش کی چنگاری مرے پہلو میں ہے

باقی صفحہ 6 پر

مکرم طارق حیات صاحب

مشہور مؤرخ آرنلڈ جوزف ٹوئن بی

Arnold Joseph Toynbee

ولادت: 14/ اپریل 1890ء

وفات: 22/ اکتوبر 1975ء

☆......اتنا بڑا شخص جس کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں سب سے بڑا مؤرخ ہے۔

(المصلح الموعود)

☆...... ٹوئن بی جو اس وقت سب سے بڑا مؤرخ مانا جاتا ہے اور قریباً گبن کی پوزیشن اس کو ملنے لگ گئی ہے بلکہ بعض تو اسے گبن سے بھی بڑھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دنیا میں ایسا مؤرخ کبھی نہیں گزرا۔

(المصلح الموعود)

مشہور مؤرخ آرنلڈ جوزف ٹوئن بی کا تعارف کروانے سے قبل اس حقیقت کا اظہار ضروری معلوم ہوتا ہے کہ علوم شرقیہ میں مہارت حاصل کرنے والے مغرب کے اہل علم میں سے اسلام اور بانی اسلام ﷺ کو موضوع بنانے والوں میں سے اکثر نے باوجود اختلاف زبان کے شدید محنت اور عرق ریزی سے اس بابت بہت سا قیمتی لٹریچر تخلیق کیا ہے، اور اس طبقہ محققین کی محنت اور عرق ریزی قابل ستائش ہے۔ مگر یہ بھی ایک سچائی ہے کہ ان میں سے اکثر مستشرقین نے اسلامی تاریخ کے اصل ماخذوں (قرآن کریم، ابتدائی کتب تاریخ اور صحیح احادیث کے مجموعے، وغیرہ) تک شائد رسائی ہی نہ حاصل کی یا ان میں درج اصولوں کو بنیاد نہ بنایا اور بعد کی کتب اور روایات اور اپنے ہی بھائی بندوں کی کتب میں درج باتوں کی بنیاد پر کچھ تحریر کیا اور پھر اپنے تجزیوں اور تبصروں کے نام پر بہت کچھ لکھا جس کو عام قاری اصل تاریخ اور واقعات کا حصہ خیال کرنے لگا۔ نیز حضرت امام شافعیؒ (المتوفی سنہ 204ھ) کے اس حقیقت بھرے شعر کے مطابق ؎

وعین الرضا عن کل عیب کلیلۃ
کما ان عین السخط تبدی المساویا

آغاز اسلام سے ہی اسلام دشمنی اور تعصب کی ایک ایسی دبیز چادر اس طبقہ محققین کی آنکھوں پر گری کہ آج تک باوجود ہزار سمجھانے کے وہ اس مہر تاباں کی زندگی بخش روشنی کے منکر اور اپنی ضد پر قائم ہیں۔

مسٹر ٹوئن بی کے دنیاوی مقام اور ان کے گراں مایہ خدمات کا ہمیں یکسر انکار نہیں، اس مختصر مضمون میں ان کی کتاب میں راہ پانے والی چند غلط فہمیوں کی نشاندہی مقصود ہے۔ اس مورخ کا مختصر تعارف کچھ اس طرح ہے۔

مسٹر آرنلڈ جوزف ٹوئن بی (Arnold Joseph Toynbee) 14/ اپریل 1890ء کو لندن میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے آبائی قصبے میں ہی حاصل کی۔ زمانہ طالب علمی میں ہی ان کی علمی اور ذہنی صلاحیتیں اور استعدادیں خاصی تیز اور غیر معمولی تھیں اور ان کا شمار اپنے درجے کے اعلیٰ ترین اور ذہین ترین طالب علموں میں سے ہوتا تھا۔ اس کا ثبوت اس مثال سے بھی ملتا ہے کہ زمانہ طالب علمی میں ہی انہوں نے مختلف علوم اور زبانوں پر اچھی گرفت اور وہ درجہ حاصل کرلیا تھا کہ 1914ء تا 1918ء کی جنگ عظیم اول کے وقت میں ان کی خدمات وزارت خارجہ نے حاصل کرلیں اور ان کو مشرق وسطیٰ اور عرب دنیا میں بعض اہم کاموں اور ذمہ داریوں پر متعین کیا گیا اور انہوں نے انٹیلی جنس کے محکمے میں اپنی صلاحیتیں استعمال کیں۔ 1919ء میں پیرس میں ہونے والی پیس (Peace) کانفرنس میں ٹوئن بی کو بھی انگلستان کی نمائندگی کا موقع دیا گیا۔ معاہدہ ورسائی میں برطانوی وفد کا حصہ بننے کے علاوہ اس معاہدہ کے بعد ایک کمیشن مشرق وسطیٰ کی امن وامان کی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے بھیجا گیا، اس میں بھی مسٹر ٹوئن بی شامل تھے۔ جنگ عظیم اول کے اختتام پر اس کو بین الاقوامی تعلقات اور معاملات کے شعبہ میں خصوصی مہارت اور قابلیت کی بناء پر اس شعبے کا نگران اعلیٰ بنا دیا گیا۔ جس کے زیر اہتمام (Survey of International Affairs) ہر سال طبع ہوتا تھا۔ اس میں سارے سال کے اہم بین الاقوامی معاملات کا جائزہ شائع ہوتا تھا۔ مسٹر ٹوئن بی اس رسالہ کے غالباً 1932ء تک براہ راست نگران رہے۔ اس رسالہ کی تیاری میں ٹوئن بی کی ریسرچ اسسٹنٹ Veronica M. Boulter ہوتی تھیں جو بعد میں ان کی دوسری اہلیہ بنیں۔

ٹوئن بی کی پہلی شادی Rosalind Murray (1890ء-1967ء) سے 1913ء میں ہوئی تھی۔ ان کے گھر تین بیٹے پیدا ہوئے۔ 1946ء میں ان دونوں کے درمیان علیحدگی ہوگئی اور اسی سال ہی ٹوئن بی نے اپنی مذکورہ بالا ریسرچ اسسٹنٹ سے شادی کرلی۔

مسٹر جوزف ٹوئن بی نے تعلیم Balliol College آکسفورڈ سے حاصل کی تھی اور 1912ء میں اسی کالج میں ٹوئن بی کو قدیم تاریخ کے ڈیپارٹمنٹ میں ممبر اور ٹیوٹر کی ذمہ داریاں دے دی گئیں، جو 1915ء تک جاری رہیں۔ اس قدر اعلیٰ علمی بنیاد کی ایک وجہ ٹوئن بی کا خاندانی پس منظر بھی ہے۔ یہ بات درست ہے کہ علم وہنر اور معرفت کسی بھی گھرانے کی لونڈی نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا بھی اسی طرح کارنامے کرتا چلا جائے۔ یقیناً اس میں فرد مذکور کی ذاتی قابلیت، اعلیٰ علمی استعدادوں اور مسلسل سخت محنت اور کوشش کا بھی دخل ہوتا ہے۔ بی کا خاندان پشتوں سے یورپ کی علمی دنیا میں ممتاز چلا آتا ہے، ان کا ایک چچا مسٹر آرنلڈ ٹوئن بی (1852ء تا 1883ء) ایک مشہور ماہر معاشیات اور نہایت قابل لیکچرر تھا اور وہ کئی اعلیٰ پائے کی کتب کا مصنف تھا۔ نیز اس نے عوامی خدمت اور ان کی فلاح و بہبود کے بہت سے منصوبوں پر کام کیا کہ لندن میں اس کے نام پر ایک ہال تعمیر کیا گیا۔

مسٹر جوزف ٹوئن بی کے دوسرے چچا مسٹر پیجٹ ٹوئن بی (1855ء تا 1932ء) نے مشہور اطالوی مفکر اور شاعر دانتے کی شاعری اور فکر میں تخصص (Specialization) کیا اور اس کی مشہور کتاب (Divine Comedy) کا ترجمہ بھی کیا۔

ٹوئن بی کا ذکر دوبارہ شروع کرتے ہیں۔ لکھا ہے کہ 1936ء میں ٹوئن بی کی اڈولف ہٹلر (Adolf Hitler) سے اس کے حکومتی دفتر میں ملاقات ہوئی۔ پھر 1939ء میں جنگ عظیم دوئم چھڑ گئی۔ جنگ عظیم دوئم میں ٹوئن بی نے دوبارہ فارن آفس میں کام شروع کیا اور پھر جنگ کے خاتمے کے لئے امن معاہدے کی کوششوں کے لئے ہونے والی ملاقاتوں میں بھی ٹوئن بی شامل ہوا کرتا تھا۔

جوزف ٹوئن بی کا دائرہ تصنیف بہت زیادہ وسیع تھا اس نے مذاہب عالم، مغربی تہذیب، قدیم تاریخ اور عالمی سفرناموں وغیرہ کے میدانوں میں طبع آزمائی کی اور خوب داد پائی۔ اس نے دنیا کے بہت سے ممالک کی سیاحت کی اور مختلف مقامات کے تمدنی ارتقاء کا مطالعہ کیا، اس کا شمار اپنے عہد کے عظیم مورخوں میں ہوتا ہے۔ اس نے متعدد مکمل کتب لکھیں مثلاً

1.Greek Civilzation and Character
2.Greek Historical Thought
3.Nationality and the War
4.The New Europe
5.The World and the West
6.Civilization on Trail
7.A Study of History

وغیرہ وغیرہ۔

کہتے ہیں کہ ٹوئن بی کو ایتھنز کے برٹش سکول میں کچھ عرصہ تعلیم وتدریس کا موقع ملا اور اس کے دوران ہی ٹوئن بی کو تہذیبوں کے زوال کا مطالعہ کرنے کا شوق ابھرا۔ وہاں کی عمارات اور سارے علاقے کا تفصیلی مطالعہ یقیناً اس شوق کو ابھارتا ہے۔

ٹوئن بی نے کئی کتب تحریر کیں، لیکچرز دیئے، مختصر تحقیقی مقالے لکھے، اور دیگر میدانوں میں بھی اپنی قوم کی خدمت کی مگر اس کی ایک کتاب کو بطور خاص شہرت اور مقام ملا اور اس کتاب نے مسٹر جوزف ٹوئن بی کو دنیا کے چند عظیم ترین صاحب علم اور قابل مورخین کے حلقے تک پہنچایا اور شائد اس کتاب کی بدولت ان کا نام صدیوں تک زندہ رہے گا۔ اس کتاب کا نام "مطالعہ تاریخ" (A Study of History) ہے۔ یہ کسی ایک ملک یا قوم یا عہد کی تاریخ نہیں بلکہ اسے "تاریخ عالم" قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس کتاب میں قدیم سے لے کر جدید عہد تک کے واقعات سلسلہ وار درج نہیں کئے گئے اور نہ ہی کسی خاص ملک کی تاریخ کا جائزہ لیا گیا ہے۔ ٹوئن بی کا خیال ہے کہ ملکوں کی سرحدیں بدلتی رہتی ہیں اور حکمران آتے جاتے رہتے ہیں۔ اکثر اوقات حکمران تاریخ کو نہیں بناتے بلکہ تاریخ انہیں بناتی ہے۔ ٹوئن بی نے ملک، قوم یا حکمرانوں کے بجائے تہذیب یا معاشرہ کو اہمیت دی ہے اور مختلف تہذیبوں اور معاشروں کے عروج وزوال کا مطالعہ کیا ہے۔

اس کتاب کا خاکہ ٹوئن بی نے 27-1926ء میں تیار کرلیا تھا جب ان کی عمر محض اڑتیس سال تھی۔ آغاز میں تجویز یہ تھی کہ پوری کتاب دس جلدوں میں مکمل ہوگی اس کی پہلی تین جلدیں 1933ء میں اور دوسری تین جلدیں 1939ء میں دوسری جنگ عظیم کے آغاز سے محض اکتالیس روز قبل پیش کی گئیں۔ جنگ کی وجہ سے اس کام میں رکاوٹ پیدا ہوگئی اس لئے کہ مسٹر ٹوئن بی کو حکومت نے بعض جنگی کام سونپ دیئے تھے۔ پھر اگلی جلدوں پر کام آہستہ رفتار سے جاری رہا۔

لکھا ہے کہ تاریخ عالم لکھنے جیسا ہمہ جہت اور وسیع وعریض کام کرنے کا خیال ٹوئن بی کو اس وقت آیا جب انہوں نے بلغاریہ کے ان غریب کسانوں کو دیکھا جو سردی سے بچنے کے لئے بھیڑ کی کھال کی ٹوپیاں اوڑھے کھیتوں میں کام کررہے تھے۔ ٹوئن بی کو یاد آیا کہ یہ تو ان فوجیوں کے حفاظتی ہیلمٹ سے ملتی جلتی ٹوپیاں ہیں جو قدیم ایرانی سلطنت کے ایک شہنشاہ کی زیر قیادت قریباً 480 قبل مسیح میں یونان اور یورپ پر حملہ آور ہوئے تھے اور ان فوجیوں کا تفصیلی نقشہ اور حلیہ مورخ ہیروڈوٹس نے اپنی کتاب میں درج کیا ہے۔

مندرجہ بالا واقعہ ٹوئن بی کی تحریرات کو ایک ممتاز کرنے والی ایک اضافی خوبی پر بھی ہمیں مطلع کرتا ہے۔ یعنی ان کا تاریخ کے طویل اور جاری دھارے پر نظر رکھنا، پھر تاریخ کی کتب میں درج واقعات کا پیچھا کرنا اور اس کی ٹوٹی ہوئی کڑیاں تلاش کرنا، ٹوئن بی کا گہرا مطالعہ اور ان کا اپنے ماحول کا قابل رشک مشاہدہ اور معائنہ واقعی قابل تعریف ہے۔

ٹوئن بی کا خیال ہے کہ تاریخ عالم میں اٹھائیس تہذیبوں کے ابھرنے کا پتہ چلتا ہے، ان میں سے اٹھارہ تہذیبیں فنا ہوچکی ہیں اور نو تہذیبیں زوال پذیر ہیں۔ صرف ایک تہذیب یعنی مغربی تہذیب اس وقت ترقی کررہی ہے لیکن امکان ہے کہ وہ بھی زوال پذیر ہوجائے گی۔

یہاں یہ ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ اپنی ایک کتاب میں ٹوئن بی نے دیگر کئی پیشگوئیوں کے ساتھ ساتھ مستقبل میں ترقی اور فتح حاصل کرنے والی جماعت کے متعلق ایک پیشن گوئی بھی کی ہے۔ حضرت مصلح موعود کے الفاظ میں اس کا ذکر کچھ یوں ہے۔

''دیکھوٹوئن بی جواس وقت سب سے بڑا مؤرخ مانا جاتا ہے اور قریباً گبن کی پوزیشن اس کو ملنے لگ گئی ہے بلکہ بعض تو اسے گبن سے بھی بڑھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دنیا میں ایسا مؤرخ کبھی نہیں گزرا۔ اس نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ دنیا میں جو تغیر آیا کرتے ہیں وہ اخلاقی اقدار کی وجہ سے آتے ہیں۔ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ کوئی بڑی طاقت ہو تو اس کی وجہ سے تغیرات پیدا ہوتے ہیں یہ غلط بات ہے۔ پھر اس نے لکھا ہے کہ عیسائیت کے ساتھ اب اسلام کی ٹکر ہوگی۔ جس کے سامان نظر آ رہے ہیں اور............ میں سے احمدیوں میں مجھے آئندہ لڑائی والی جھلک نظر آ رہی ہے۔ اس ٹکر کے بعد یہ فیصلہ ہوگا کہ آئندہ تہذیب کی بنیاد اگلی صدیوں میں ...... پر قائم ہوگی یا عیسائیت پر قائم ہوگی۔ پھر اس نے ایک مثال دی ہے کہتا ہے ہم تو گھوڑ دوڑ کے شوقین ہیں۔ ہمارے ہاں عام گھوڑ دوڑ ہوتی ہے۔ ہم گھوڑ دوڑ والے جانتے ہیں کہ بسا اوقات جو گھوڑا سب سے پیچھے سمجھا جاتا ہے وہ آگے نکل جاتا ہے۔ پس یہ مت خیال کرو کہ احمدی اس وقت کمزور ہیں۔ کیونکہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ پچھلا گھوڑا آگے نکل جاتا ہے۔ اسی طرح اب تم کو یہ کمزور نظر آتے ہیں لیکن مجھے ان میں وہ ترقی کا بیج نظر آ رہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی وقت عیسائیت کے ساتھ ٹکر لیں گے اور شائد یہی جیت جائیں۔

دیکھو اتنا بڑا شخص جس کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں سب سے بڑا مؤرخ ہے اس کو بھی ماننا پڑا کہ احمدیت کے اندر وہ بیج موجود ہے جس نے عیسائیت سے ٹکر لینی ہے اور پھر ممکن ہے یہی جیت جائیں۔ وہ آخر مخالف ہے اس نے ممکن ہی کہنا تھا۔ یہ تو نہیں کہنا تھا کہ یقینی امر ہے کہ جیت جائیں۔ مگر اللہ تعالیٰ بتاتا ہے کہ...... کا عیسائیت پر غالب آنا ایک یقینی امر ہے۔ وہ پہلے آسمان اور زمین کو بدل کر ایک نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کرے گا اور ایک نیا نظام روحانی دنیا میں جاری ہو جائے گا۔''

(تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ: 679-680)

مذکورہ بالا خیالات کا اظہار ٹوئن بی نے اپنی کتاب Civilization on Trial میں (مطبوعہ: آکسفورڈ یونیوسٹی پریس نیویارک 1984ء) کے باب Islam, The West, and The Future کے صفحہ 203 اور 204 پر کیا ہے۔ مگر یہاں بھی ایک کوتاہی اور سقم پھر ٹوئن بی کی تحریر سے جڑا رہ گیا۔ مندرجہ بالا کتاب میں وہ احمدیت کو بہائیت سے ملاتے ہیں۔ نہیں معلوم کہ یہ کمی مطالعہ کا نتیجہ ہے یا اپنے بھائی بندوں کی طرح بغیر تحقیق اندھی نقل اور تقلید ہے، حالانکہ ان دونوں جماعتوں کے بنیادی مقاصد میں اتنا ہی فرق ہے جتنا فرق دونوں افقوں کے درمیان میں ہے اور دونوں افق باوجود ہزار کوشش مل نہیں سکتے۔ ایک جماعت کا مقصد اور اس کی بنیاد دین حق کی دوبارہ زندگی اور شریعت کے احیاء پر ہے جبکہ بہائیت کی بنیاد ہی اسلامی شریعت کے خاتمے اور اس جیسے دیگر نامکمل، ناممکن اور خلاف عقل امور وعقائد پر ہے۔ مگر یہ امر لازماً خراج تحسین کے لائق ہے کہ ٹوئن بی آدھے سچ کو تو پہنچ گیا۔

اس کتاب میں ٹوئن بی نے تاریخ عالم کی دو درجن سے زائد تہذیبوں پر بحث کی ہے اور اس نے اپنے اخذ کردہ نتائج میں یہ بات بھی لکھی کہ ان تہذیبوں کی اس اٹھان اور عروج میں ایک بات مشترک ہے کہ ان سب گروہوں نے مشکل ترین اور ناموافق حالات میں اپنی قابل لیڈرشپ کی آواز پر لبیک کہا اور چیلنجز کے سامنے کھڑے ہو گئے اور ان سب تہذیبوں کے زوال میں ان کے لیڈروں کے نئے حالات اور تقاضوں کے مطابق خود کو نہ ڈھالنے کا عنصر یکساں طور پر موجود تھا اور وہ عظیم سلطنتیں ہمیشہ قومیت اور ملکیت اور گروہ بندیوں کے ہاتھوں چھوٹے چھوٹے جتھوں میں تقسیم ہو کر اپنا سارا شاندار ماضی کھو بیٹھتی ہیں۔ ایک اور عظیم اور قابل مورخ سپینگلر کے مطابق تہذیبوں کا زوال ایک لازمی اور ناگزیر امر ہوا کرتا ہے یعنی وہ ایک خاص زمانہ مکمل کر کے یقیناً ٹوٹ جایا کرتی ہیں (اس نظریہ کی تفصیل سپینگلر کی تصنیف The Decline of the West میں موجود ہے) مگر ٹوئن بی کے مطابق ایسا نہیں ہے اور نہ ہی ٹوئن بی کا نظریہ تاریخ کارل مارکس کی طرح یہ تھا کہ تاریخ کو معاشی تناظر میں دیکھنا چاہئے اور تاریخ کے واقعات کے محرکات کی تلاش میں ہمیشہ پس منظر میں ہمیں معاشی قوتیں اور اقتصادی حالات اہم اور بنیادی کردار ادا کرتے نظر آتے ہیں، لیکن ان سب کے برعکس ٹوئن بی کے فلسفہ تاریخ کے مطابق تاریخ کو روحانی، اخلاقی اور مافوق الجسم والظاہر تناظر میں دیکھنا چاہئے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یقیناً اس کی تعلیم اور سوچ پر روایتی مذہبی خیالات اور تصورات کا اثر موجود تھا۔

ٹوئن بی نے اپنی اس کتاب میں ابن خلدون اور اس فاضل مسلم مورخ کی مشہور زمانہ تاریخ کی کتاب سے پہلے درج معرکۃ الآراء مقدمہ کی بہت تعریف کی ہے۔ یعنی خداداد استعدادوں اور غیر معمولی علم ومعرفت کے حامل عبدالرحمان بن خلدون الحضرمی (ولادت 1332ء۔ وفات 1406ء) کے قلم سے نکلا، وہ مقدمہ جو تاریخ نویسی کے لئے میگنا کارٹا کا درجہ رکھتا ہے۔ ٹوئن بی نے ان باتوں کو بطور خاص نوٹ کیا ہے جو ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں درج کی ہیں جو غیر محسوس طور پر تاریخ نویسی کے فن میں تعصّبات اور باقاعدہ غلطیاں پیدا کرنے کا موجب بنتی ہیں اور کسی بھی مورخ کے لئے بنیادی شرط یعنی اس کی غیر جانب داری کو متاثر کرتی ہیں۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ٹوئن بی کے نظریات نے اس کے ہمعصر مورخین کے پہلے سے رائج نظریات اور خیالات کو بہت زیادہ متاثر نہیں کیا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ٹوئن بی کا خاص طریقہ کار اور اپروچ یعنی تقابلی تاریخ نویسی اس زمانہ میں بہت زیادہ رائج اور مقبول عام فن نہ تھا۔ یہ تو خواص کے متعلق بات ہے عوام کے لئے تو خود ٹوئن بی نے اپنی مشکل پسندی اور ثقیل زبان سے اس کتاب کو ایک دور کی چیز بنا دیا ہے۔

اس کتاب کی ابتدائی جلدیں شائع ہوئی تھیں تو اسی وقت سے اہل علم کا تقاضا تھا کہ اس کی تلخیص بھی چھاپی جائے جس سے عام اہل علم فائدہ اٹھا سکیں۔ مسٹر ٹوئن بی کو تو اس کی تلخیص کی فرصت نہ مل سکی لیکن مسٹر ڈی۔ سی۔ سمرویل نے چھ جلدوں کی تلخیص غالباً 1944ء میں تیار کر دی پھر یہ تلخیص دو برس تک مسٹر ٹوئن بی کے زیر غور رہی اور انہوں نے اس کے معیار کو دیکھتے ہوئے اس کی اشاعت کی اجازت دے دی۔ اس تلخیص کا ہی اردو ترجمہ مولانا غلام رسول مہر نے مطالعہ تاریخ کے نام سے بہت اعلیٰ معیار کا کیا اور وہ مجلس ترقی ادب لاہور کی طرف سے دو جلدوں میں مطبوعہ اور عام ہے جس کا مطالعہ علم التاریخ کے طالب علموں کے لئے بہت زیادہ مفید ہے۔

مطالعہ تاریخ (A Study of History) کی تصنیف کے دنوں میں بہت سے چھوٹے چھوٹے مقالے تاریخ اور علم التاریخ کے موضوع پر ٹوئن بی کے قلم سے نکلے۔ نیز وہ رائل انسٹیٹیوٹ آف فارن افیئرز کے فارن ریسرچ کے شعبہ کے سربراہ کے طور پر بھی کام کرتے رہے۔ یہ سلسلہ 1939ء سے 1943ء تک چلا، پھر ٹوئن بی کو 1946ء تک فارن آفس کے ریسرچ ڈیپارٹمنٹ کا ہیڈ بنا دیا گیا۔ ان سب مصروفیات کے باوجود مسٹر ٹوئن بی لندن سکول آف اکنامکس میں بھی اپنی ڈیوٹی پر 1956ء تک کام کرتے رہے۔

اس نامور مورخ اور محقق کی وفات 22/اکتوبر 1975ء کو North Yorkshire انگلینڈ میں ہوئی۔

ٹوئن بی کی اس کتاب کے بارے میں اکثر اہل علم کا کہنا ہے کہ اس کا ایک ایک صفحہ مصنف کے تبحر علمی، دقتِ نظر اور نتائج اخذ کرنے کی غیر معمولی صلاحیت پر گواہ ہے اور الگ اور منفرد فلسفہ تاریخ اور تاریخی واقعات پر نئے نکتہ ہائے نظر کے مطالعہ کے شوقین افراد کو ایسی کتاب مدتوں بعد ملتی ہے۔

کتاب کے دقیق ہونے اور کم آسان موضوعات اور اس میں لکھے گئے فلسفہ کی گہرائی پر غلام رسول مہر کے الفاظ پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔

''...... یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ بصورت تلخیص بھی تعلیم یافتہ گروہ کے خاصے بڑے حصے کے استفادے سے یہ (کتاب) بالا ہے، صرف خواص ہی اس سے مستفید ہو سکتے ہیں اور خواص ہی اس کی عظمت وبرتری کا پورا اندازہ کر سکتے ہیں۔

کتاب سے استفادے کا دائرہ محدود رہ جانے کی ذمہ داری ایک حد تک مسٹر ٹوئن بی کے اسلوب تحریر پر بھی عائد ہوتی ہے۔ ان کا اسلوب بے شک عالمانہ ہوگا لیکن وہ تلمیحات اور معروف اصطلاحات کی بجائے کم معروف یا غیر معروف اصطلاحات وتراکیب اس افراط سے استعمال کرتے ہیں کہ عام قاری ان کے گراں بہا افکار سے محظوظ نہیں ہو سکتے۔ تحریر ونگارش کا مدعا اگر تفہیم ہے نہ کہ نمائشِ علم تو مسٹر ٹوئن بی کی توجہ اول الذکر کے بجائے آخر الذکر پر بدرجہا مبذول رہتی ہے اور ان کی عبارت کو پڑھ کر بے اختیار مرزا غالب کا یہ مصرع ذہن میں تازہ ہو جاتا ہے۔

''خوش ہوں کہ میری بات سمجھنی محال ہے''

(مطالعہ تاریخ اردو ترجمہ از غلام رسول مہر دیباچہ از مترجم ص 13)

اس مؤرخ کو بہت زیادہ تنقید کا بھی سامنا تھا۔ مثلاً کہا جاتا ہے کہ اقوام کے عروج وزوال کے اسباب اور محرکات پر رائے زنی کرتے ہوئے اور ان بڑے بڑے تاریخی واقعات کے حقیقی عوامل اور اسباب کی تلاش میں ٹوئن بی زیادہ تر دیومالائی قصوں اور غیر حقیقی اور کم مستند واقعات پر بھروسہ کرتا ہے۔ حالانکہ تاریخ کے اہم ترین حصوں کی بابت لکھتے ہوئے ان کو واقعات اور حقائق کی بنیاد پر تحقیق کرتے ہوئے اپنے نتائج اخذ کر کے ان کو اپنی کتب کا حصہ بنانا چاہئے تھا۔ نیز ان کے اپنی کتب میں تاریخی واقعات درج کرنے کے بعد ان واقعات سے اخذ کردہ نتائج پر ناقدین کا کہنا ہے کہ وہ ایک مؤرخ کے غیر جانبدار اور بے لچک نتائج اور تبصروں کی بجائے ایک عیسائی مصلح کی طرف سے کہی گئی باتیں زیادہ محسوس ہوتی ہیں۔ یعنی یہ عظیم مورخ بھی اپنے مذہبی خیالات اور تصورات سے آزاد ہو کر تہذیبوں کے عروج وزوال پر روشنی نہ ڈال سکا۔ مگر اس بے پناہ تنقید کے باوجود ٹوئن بی کی تحریرات کا عصر حاضر کی تاریخ اور تاریخ نویسی کے لئے نئے راستوں اور زاویوں کی تشکیل میں بہت بڑا حصہ ہے۔

جنگ عظیم دوئم کے بعد ٹوئن بی کی ترجیحات تہذیبوں کے مطالعے سے بدل کر دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کے مطالعہ اور ان کی تاریخ نویسی کے طرف مبذول ہو گئیں اور وہ اپنے کاموں کی وجہ سے وہ اس میدان میں بھی ممتاز حیثیت تک پہنچ گئے نیز ٹوئن بی کا نظریہ تھا کہ مذہبی شخصیات اور موضوعات ہی تاریخ عالم میں زیادہ اہم اور فیصلہ کن اور دیرپا اثرات کے حامل ہوتے ہیں۔

بقیہ صفحہ 4 محسن انسانیت اور رحمۃ العالمین

اچھے اچھے اور بھی دیکھے ہیں گلشن دہر میں
گلشن بطحا مگر بے مثل رنگ و بو میں ہے
کس لئے ہو خوف تربت کے اندھیر کا مجھے
روئے زیبا کا تصور جب میرے پہلو میں ہے
الفتِ حضرت کا نافذ ایک ادنیٰ ہے یہ وصف
ہے کمالِ نعت گوئی اور پھر ہندو میں ہے

(مجلّہ علیگ راولپنڈی ص 447-448)

شیام سندر، ایڈیٹر پارس لاہور مدح سرا ہیں۔

دنیا کو تم نے آ کر پُر نور کر دیا ہے
اور ظلمتوں کو یکسر کافور کر دیا ہے
پیغامِ حق سنا کر مسرور کر دیا ہے
وحدت کی مے پلا کر مخمور کر دیا ہے

(مجلّہ علیگ راولپنڈی صفحہ 461)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم نعیم احمد اقبال صاحب مربی سلسلہ فجی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم مسرور احمد صاحب قائد علاقہ مجلس خدام الاحمدیہ ویسٹرن کینیڈا کو محض اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے دو بیٹیوں اور ایک بیٹے کے بعد مورخہ 27 دسمبر 2009ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بروح القدس نے ازراہ شفقت بچہ کا نام جہانزیب احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ریٹائرڈ ماسٹر غفور احمد صاحب سابق صدر جماعت مرڑ چک 45 سانگلہ ہل حال کیلگری کینیڈا کا پوتا اور محترم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب مربی سلسلہ وینکوور کینیڈا کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، صالح اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم صوبیدار جاوید اقبال صاحب سیکرٹری وقف نو حلقہ شمالی چھاؤنی لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم عاصم جاوید صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ محترمہ کاشفہ مسعود صاحبہ بنت مکرم خالد مسعود صاحب اسلام پورہ لاہور مورخہ 12 دسمبر 2009ء کو میلان ہوٹل مون مارکیٹ گلشن راوی میں محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے بعوض ایک لاکھ حق مہر پر کیا۔ مکرم عاصم جاوید صاحب حضرت قاضی محبوب عالم صاحب راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں جبکہ محترمہ کاشفہ مسعود صاحبہ مکرم محمد اسحاق صوفی صاحب مرحوم مربی سلسلہ کے چھوٹے بھائی مکرم محمد یعقوب طاہر صاحب مرحوم کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم نصیر احمد بھٹی صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ مکرمہ ذکیہ نصیر صاحبہ کا چند ماہ قبل پیٹ کی رسولی کا آپریشن ہوا تھا۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

ضرورت خواتین اساتذہ وکارکنان

(بیوت الحمد گرلز ہائی سکول ربوہ)

بیوت الحمد گرلز ہائی سکول (انگلش میڈیم) کے لیے نظارت تعلیم کو مندرجہ ذیل مضامین کے لیے ایسی احمدی خواتین اساتذہ و دیگر عملہ کی ضرورت ہے جو وقف کے جذبے کے ساتھ خدمت کا شوق رکھتے ہوں۔ مذکورہ اہلیت کی حامل احمدی خواتین سے درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ مصدقہ از صدر محلّہ/ امیر جماعت مع اپنی اسناد کی نقول اور شناختی کارڈ کی کاپی مورخہ 15 جنوری 2010 تک نظارت تعلیم میں جمع کروا دیں۔ واقفات نو میں سے اگر کوئی اس معیار پر پورا اترتی ہوں تو ان کی درخواست کو ترجیحاً زیر غور لایا جائے گا۔ درخواست میں مکمل ایڈریس اور ٹیلیفون نمبرز ضرور تحریر کریں۔

انگریزی	ایم اے انگلش/ بی اے انگلش لٹریچر + بی ایڈ+ تجربہ
میتھ	ایم ایس سی میتھ/ بی ایس سی میتھ + بی ایڈ+ تجربہ
اردو	ایم اے اردو+ ایم ایڈ/ بی ایڈ+ تجربہ
بیالوجی	ایم ایس سی/ بی ایس سی+ بی ایڈ/ بی ایس ایڈ+ تجربہ
فزکس	ایم ایس سی/ بی ایس سی+ بی ایڈ/ بی ایس ایڈ+ تجربہ
کیمسٹری	ایم ایس سی/ بی ایس سی+ بی ایڈ/ بی ایس ایڈ+ تجربہ
جنرل سائنس	ایم ایس سی/ بی ایس سی+ بی ایڈ +تجربہ
دینیات	ایم اے اسلامیات/عربی+ بی ایڈ
عربی	ایم اے عربی، بی ایڈ
مطالعہ پاکستان	ایم اے پاکستان سٹڈیز +تجربہ
ہوم اکنامکس	ایم اے/ بی اے ہوم اکنامکس +تجربہ
گیمز ٹیچر	ایم اے/ بی اے+ فزیکل ایجوکیشن میں کم ازکم ڈپلومہ (کم ازکم ہائی سکول لیول تک گیمز کا تجربہ)
آرٹ ٹیچر	ایم اے/ بی اے+ فائن آرٹس میں ڈپلومہ (فنون آرٹ میں مہارت)
لائبریرین	بی اے+ لائبریری سائنس میں ڈپلومہ (سکول لائبریری سنبھالنے کی اہلیت)
لیب اٹنڈنٹ	ایف ایس سی
کلرک (خواتین)	ایف اے/ بی اے
مددگار کارکن	ایک مرد۔ ایک خاتون
چوکیدار	3 آسامیاں (ترجیحاً ریٹائرڈ فوجی معہ اسلحہ لائسنس)
خاکروبہ	ایک آسامی

(نظارت تعلیم)

(بقیہ از صفحہ 2)

4-00 pm سواحیلی سروس
5-00 pm تلاوت اور سیرت النبی ﷺ
5-30 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 21 فروری 1986ء
6-20 pm بنگلہ پروگرام
7-25 pm جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
8-50 pm گلشن وقف نو
10-05 pm سوال و جواب
10-55 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-25 pm عربی سروس

21 جنوری 2010ء

12-25 am لقاء مع العرب
1-35 am ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
2-00 am گلشن وقف نو
3-05 am تقریر جلسہ سالانہ جرمنی
4-15 am خطبہ جمعہ فرمودہ 21 فروری 1986ء
5-10 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-30 am تلاوت اور سیرت النبی ﷺ
6-20 m لقاء مع العرب
7-25 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
7-40 am خطبہ جمعہ فرمودہ 21 فروری 1986ء
8-30 am کالنگ آل ککس
9-05 am ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9-45 am جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
11-00 am تلاوت، درس ملفوظات
11-35 am گلشن وقف نو
12-35 pm خلافت احمدیہ
1-05 pm فیتھ میٹرز
2-10 pm ملاقات پروگرام (انگریزی زبان میں)
3-20 pm انڈونیشین سروس
4-30 pm پشتو سروس
5-00 pm تلاوت، سیرت النبی ﷺ
5-30 pm یسرنا القرآن
5-50 pm جلسہ سالانہ قادیان 2005ء
6-45 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جنوری 2010ء
7-50 pm ترجمۃ القرآن
9-00 pm خبرنامہ
9-10 pm خلافت احمدیہ
9-30 pm یسرنا القرآن
9-50 pm ملاقات پروگرام (انگریزی زبان میں)
11-00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm عربی سروس

سانحہ ارتحال

مکرم رشید احمد تنویر صاحب ایڈووکیٹ دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ الرشید تنویر صاحبہ اہلیہ مکرم سعید احمد صابر صاحب سابق معلم وقف جدید مورخہ 4 جنوری 2010ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مورخہ 5 جنوری کو آپ کی نماز جنازہ بوقت نماز فجر بیت اقبال دارالنصر غربی ربوہ میں مکرم ملک یوسف سلیم صاحب مربی سلسلہ احمدیہ و صدر محلّہ دارالنصر غربی اقبال نے پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ (توسیع) ربوہ میں تدفین عمل میں آئی، آپ کی عمر 65 سال تھی۔ اپنے بچپن کے زمانہ سے نظام وصیت میں شامل تھیں۔ متوکل، صاف گو، سادہ مزاج، ہمدرد خلافت احمدیہ سے عشق رکھنے والی، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور روزانہ قرآن کریم کی معہ ترجمہ لمبی اور پرسوز تلاوت کرنے والی تھیں۔ آپ نے ایک لمبا عرصہ تک محلّہ دارالنصر وسطی ربوہ میں بطور سیکرٹری ناصرات اور محلّہ دارالنصر غربی اقبال ربوہ میں بطور سیکرٹری اصلاح وارشاد خدمات سرانجام دیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے اپنے خاوند کے علاوہ تین بیٹے خاکسار، مکرم وحید احمد قمر صاحب ربوہ، مکرم رضوان کوثر صاحب متعلم درجہ سادسہ جامعہ احمدیہ ربوہ اور ایک بیٹی محترمہ امۃ السلام صاحبہ زوجہ مکرم دانیال ضیاء صاحب آف کینیڈا سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کے والد صاحب کے ان کے بچپن میں وفات پا جانے کی وجہ سے آپ کے دوسرے والد مکرم حکیم بشیر احمد صاحب مرحوم سابق انسپکٹر نظارت مال صدر انجمن احمدیہ نے آپ کی پرورش کی۔ مرحومہ محترم حکیم محمد عقیل صاحب سابق انچارج معلمین نگرپارکر سندھ اور محترم عبدالغفار خان صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حال جرمنی کی بھتیجی تھیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی بلندی درجات اور مغفرت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

بریکنگ نیوز
کرایہ 270 روپے
A.P.V ویں سروس ربوہ سے لاہور
نان سٹاپ 7 سیٹیں
روانگی ربوہ بس سٹاپ سے ہر گھنٹے بعد
واپسی سکائی ویز بکر منڈی لاہور
مزید معلومات + ایڈوانس بکنگ
ربوہ گڈز بس سٹاپ ربوہ
047-6214222,0345-7874222

جماعت احمدیہ آئرلینڈ کا آٹھواں جلسہ سالانہ

رپورٹ: مکرم محمد طلحہ ادریس صاحب آئرلینڈ

جماعت احمدیہ آئرلینڈ کا آٹھواں جلسہ سالانہ اللہ کے فضل سے 25/ اکتوبر 2009ء کو ڈبلن میں بخیروخوبی انتہائی کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ سے ایک دن پہلے مکرم مولانا نسیم احمد باجوہ صاحب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے نمائندہ کے طور پر آئرلینڈ پہنچے اور اس دفعہ انگلینڈ سے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی ٹیم بھی جلسہ میں شمولیت اور ویڈیو ریکارڈنگ کے لئے آئی۔ انہوں نے جماعت احمدیہ آئرلینڈ کے خدام کو ویڈیو ایڈیٹنگ، ریکارڈنگ کی تربیت بھی دی۔

14/ اکتوبر 2009ء کو نماز عشاء کے بعد ڈبلن مشن ہاؤس میں ایک سوال و جواب کی محفل بھی منعقد کی گئی۔

جلسہ سالانہ والے دن کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا۔ جلسہ کی کارروائی پروگرام کے مطابق پرچم کشائی سے شروع کی گئی۔ پہلا اجلاس تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔

پہلی تقریر سیرت النبیؐ کے موضوع پر ہوئی جو مکرم یوسف پینڈر صاحب نے انگریزی زبان میں کی۔ اس تقریر کے بعد صداقت حضرت مسیح موعود کے موضوع پر مکرم امداد حسین صاحب نے اردو زبان میں تقریر کی۔ تیسری تقریر پھر انگریزی زبان میں کی گئی جس کا عنوان قرآن کریم اپنی پیشگوئیوں کی روشنی میں تھا جو کہ مکرم ڈاکٹر انور ملک صاحب نے کی۔ ازاں بعد محترم ڈاکٹر علیم الدین صاحب نیشنل صدر جماعت آئرلینڈ نے انفاق فی سبیل اللہ پر اردو زبان میں تقریر کی۔ امیر صاحب کی تقریر کے بعد مہمانان خصوصی کا تعارف مشنری انچارج آئرلینڈ امام ابراہیم احمد نونن صاحب نے کیا۔

جلسہ میں شمولیت کے لئے بعض سرکاری افسران کو بھی دعوت دی گئی جنہوں نے حاضرین جلسہ سے مختصر خطاب بھی کیا۔ اس سیشن کے دوران جماعت احمدیہ عالمگیر کے بارہ میں ایک مختصر دستاویزی فلم بھی دکھائی گئی جس کے بعد محترم نسیم احمد باجوہ صاحب نے مہمانان کا شکریہ ادا کیا اور خطاب فرمایا۔

دعا کے ساتھ اس اجلاس کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس دوران لجنہ اماء اللہ کا علیحدہ سیشن بھی منعقد کیا گیا۔

اختتامی اجلاس میں تلاوت و نظم کے بعد محترم ڈاکٹر علیم الدین صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صاحب کا خصوصی پیغام جو کہ اس جلسہ کے موقع پر حضور نے بھجوایا تھا حاضرین کو پڑھ کر سنایا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب مشنری انچارج آئرلینڈ نے کی جس کا عنوان دعوت الی اللہ اور ہماری ذمہ داریاں تھا جو کہ انگریزی زبان میں کی گئی۔ بعدہٗ محترم مولانا نسیم احمد باجوہ صاحب نے جلسہ کی کارروائی کی آخری تقریر انگریزی زبان میں کی۔ اس خطاب میں آپ نے حضور کے پیغام کی روشنی میں انتہائی دلنشین انداز میں حاضرین کو نصائح فرمائیں۔ اجتماعی دعا سے جلسہ کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

جلسے کی کل حاضری 192 تھی۔ اس جلسے کی خاص بات یہ تھی کہ نیشنل سیکرٹری اشاعت نے جلسہ کے موقع پر ایک نمائش کا انعقاد بھی کیا ہوا تھا جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ آئرلینڈ کی پہلی بیت الذکر کے نقشے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دورہ آئرلینڈ کی تصاویر، ہیومینیٹی فرسٹ کی تصاویر، لوکل تصاویر اور جماعتی لٹریچر بھی رکھا گیا تھا جس میں حاضرین جلسہ نے بھرپور طریقے سے دلچسپی لی۔

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ یہ جلسہ جماعت آئرلینڈ کے لئے اور عالمگیر جماعت احمدیہ کے لئے نہایت کی بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ ہو۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 11 دسمبر 2009ء)

خبریں

سال کا پہلا سورج گرہن دنیا بھر میں سال 2010ء کا پہلا سورج گرہن 15 جنوری بروز جمعہ ہوگا۔ پاکستان میں یہ گرہن جزوی طور پر دیکھا جا سکے گا۔ جزوی سورج گرہن صبح 9 بجکر 5 منٹ سے لے کر سہ پہر 3 بجکر 8 منٹ تک دیکھا جا سکے گا۔

میاں چنوں، جعفر ایکسپریس سکول وین سے ٹکرا گئی 9/ افراد جاں بحق میاں چنوں میں موسیٰ ورک کے قریب ریلوے پھاٹک پر کوئٹہ سے آنے والی جعفر ایکسپریس سکول وین سے ٹکرا گئی جس کے نتیجے میں وین ڈرائیور اور 8 بچے جاں بحق ہو گئے۔

نماز جنازہ

مکرم ظہیر احمد کھوکھر صاحب مربی سلسلہ جنوبی افریقہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ مورخہ 10 جنوری 2010ء کو وفات پا گئے ہیں۔ ان کا جنازہ مورخہ 14 جنوری کو ربوہ پہنچ رہا ہے۔ اور اسی دن بعد نماز عصر بیت المبارک میں نماز جنازہ کا پروگرام ہے۔ احباب جماعت سے نماز جنازہ میں شرکت اور دعائے مغفرت کیلئے درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 14۔ جنوری

طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:17
غروب آفتاب	5:28

نیا سال مبارک ہو
نئے سال کا کیلنڈر مفت حاصل کریں
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434-6211434

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، اور کرانک امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کر سکتے ہیں
D-424 فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمہ بیکرز
0322-4223537 042-5221477

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF JEWELLERS SINCE 1952
Rabwah
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214750 6214760
www.sharifjewellers.com

اسلام آباد، راولپنڈی کے بعد اب لاہور میں
HAROON'S
شاپ نمبر 26-27-28 قذافی سٹیڈیم لاہور
شوز۔ جیولری۔ بیگ
کراکری اور دیگر گفٹ آئٹمز
طالب دعا: عامر سجاد 042-5715591

FD-10

Cure Herbals™ پھلبہری کا کامیاب علاج
کیا آپ پھلبہری کے سفید نشانوں سے پریشان ہیں؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ نشان بغیر کسی لیزر ٹریٹمنٹ کے بغیر کسی سرجری کے یا بغیر کسی دوائی کھائے ٹھیک ہو جائیں تو کیور ہربلز پیش کرتے ہیں دنیا بھر میں سب سے زیادہ بکنے والا ہربل آئل Anti-Leucoderma ایک ایسا ہربل آئل جس کو لگانے سے کچھ ہی عرصہ میں آپ کی سکن کو ملے گی قدرتی رنگت بالکل ایسے جیسے پھلبہری کبھی نہ ہوئی ہو۔
آرڈر کے لئے رابطہ کریں: 0323-4949794

www.enlivensolution.com
MOODY INTERNATIONAL UKAS
enliven Solutions
Architecture I Interior I Furniture
7 - 2nd Floor Commercial Area Cavalry Ground Lahore Cantt.
Tel:+9242 6610114-115, 0321 8487933 live@enlivensolution.com

SUZUKI
MINI MOTORS
40 Years of Success
Authorized Dealer
Pak Suzuki Motor Co. Ltd.
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore.
Tel: 5873384 - 5712119